

حقوق نسواں کے بارے میں تعلیمات قرآنی پر مستشرق منگمری واٹ اور رابرٹ اسپنسر کی آراء

**Women's Rights in Quran and views of Orientalists:**

**Montgomery Watt and Robert Spencer's Views**

**Tariq Aziz**

Doctoral Candidate, Department of Arabic and Islamic Studies,

University of Sargodha

[prof.aziztariq@gmail.com](mailto:prof.aziztariq@gmail.com)

**Dr. Muhammad Shahbaz Manj**

Department of Arabic and Islamic Studies, University of Sargodha

[drshahbazuos@hotmail.com](mailto:drshahbazuos@hotmail.com)

### **ABSTRACT**

Allah Almighty has created both men and women without subordination of one another. Islam has ensured gender equality and women's rights in every sphere of their life. Islam has guaranteed rights of men and women in an equal degree and there is no discrimination between men and women. But Western scholars have tried to raise doubts about these rights in their interpretations of the Quran. There are some misconceptions prevailing in the west regarding women's rights in Islam. They try to prove that women are backward and oppressed by their religion. William Montgomery Watt and Robert Spencer make great mistake in their Quran commentaries to presume that all conduct and practices of a Muslim are connected to Islam. The prime object of this study is to pick out how rights of women are ensured in Islam. This study concludes that Quran assures all types of rights to women and provides a high status to women. This research is

actually qualitative in nature and analytical method is also used in this research. Data has been collected from Holy Qur'an exegesis, Hadith, various books and journals. This research finds that Islam does not deprive the women rather ensuring proper rights, dignity and status. This study will open a new avenue for scholars who will be able to contribute their knowledge and wisdom to ensure the position of women as given in Islam.

**Key Words:** Watt, Spencer, Quran, Orientalists, Women's Rights.

## تعارف

آجکل مستشرقین کے اسلامی تعلیمات پر بعض ایسے اعتراضات ہیں جن کا تعلق دور جدید کی عقل پرستی سے ہے چونکہ اسلام کی بنیاد اور اساس قرآن کریم ہے اس لحاظ سے دشمنان اسلام نے سب سے زیادہ اعتراضات قرآنی تعلیمات پر اٹھائے ہیں۔ حقوق نسواں کے حوالے سے یہ اعتراضات اٹھائے جا رہے ہیں کہ عورت کے ساتھ قرآن نے زیادتی کی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام سے پہلے عورت کی جو ناگفتہ بہ حالت تھی اسلام نے اس کی ضرور اصلاح کی اور اسے بعض وہ حقوق دیے جن سے وہ پہلے محروم تھی لیکن عورت کے ساتھ پورا انصاف نہیں کیا ہے۔<sup>1</sup> مستشرقین حجاب پر اعتراض لگاتے ہیں کہ یہ رجعت پسندی اور پسماندگی کی دلیل ہے۔ ان کے نزدیک عورت اور مرد میں مساوات نہیں ہے عورت پر مرد کو حکمران بنا کر مسلط کر دیا گیا ہے۔ اسلام نے عورت کو جو حقوق دیے ہیں ان پر عدم مساوات کے اس نقطہ نظر سے اور بھی بہت سے اعتراضات کیے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مرد گھر کا حاکم اور فرمانروا ہے جو ایک سے زیادہ شادیاں کر سکتا ہے۔ اسے طلاق کا حق حاصل ہے، وراثت میں عورت کا حصہ آدھا ہے، شہادت، قصاص اور دیت کے قانون میں اس کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے۔ یہ اور اس طرح اور بھی اعتراضات ہیں۔ سارے اعتراضات اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں۔<sup>2</sup> عورت کے بارے میں اسلام کے موقف پر اس کے مخالفین کی طرف سے اعتراضات اتنی شدت کے ساتھ ہوتے رہے ہیں اور مسلسل ہو رہے ہیں کہ بہت سے اسلام کا نام لینے والے بھی ان سے متاثر اور مرغوب ہیں اور انھیں اسلام کی تعلیمات میں بڑی خامیاں نظر آتی ہیں۔<sup>3</sup>

## سابقہ کام کا جائزہ

اس موضوع پر مستشرقین کی طرف سے لگائے گئے اعتراضات کو کئی فاضل مصنفین نے اپنی تحقیقی تالیفات میں رد کیا ہے۔ جہاں تک Companion to the Quran (منگمری واٹ) اور Blogging the Quran (رابرٹ

سپنسر) میں پیش آمدہ اس موضوع پر آرا کا تعلق ہے تو ابھی تک کسی تحقیقی مضمون یا مقالے میں اس پر کام نہیں ہوا ہے۔ پروفیسر طاہر صدیق اور شہزاد چنا کا مضمون "عورت کا مقام اسلام میں (قرآن کی روشنی میں بعض اعتراضات کا تحقیقی جائزہ)" معارف مجلہ تحقیق میں شامل ہوا ہے جس میں انہوں نے مستشرقین کی آرا کا تجزیہ اور رد پیش کیا ہے۔ مزید برآں "اسلام میں عورت کے حقوق" کے عنوان سے سید جلال الدین عمری نے بھی کتاب لکھی ہے جس میں اس موضوع پر کافی تفصیل موجود ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر حافظ محمد بادشاہ کا مضمون "عورتوں کے حقوق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں" مجلہ البصیرہ میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اس لحاظ سے یہ ایک نیا اور منفرد تحقیقی کام ہو گا کہ اس میں دونوں مستشرقین کی حقوق نسواں پر قرآنی تعلیمات کے بارے میں آراء کا تقابل اور تجزیہ مستند اسلامی ذرائع سے کیا گیا ہے۔

### منہج تحقیق

یہ ایک بیانیہ تحقیق ہے جس میں مواد کا انتخاب، تجزیہ اور تقابل کیا گیا ہے۔ زیر تحقیق موضوع پر دونوں تفسیری حواشی میں مشترک اور غیر مشترک پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے بیانیہ اور تقابلی طریقہ کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس موضوع کے لیے بنیادی مواد اور نمونہ تحقیق منگمری واٹ اور رابرٹ اسپنسر کی قرآن کنٹریز ہیں۔ مقصد تحقیق کے لیے دونوں انگریزی قرآن کنٹریز کا مکمل جائزہ لیا گیا ہے۔ اور زیر تحقیق موضوع کے بارے میں دونوں اسکالرز کی آراء کا تنقیدی و تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

Companion to the Quran (منگمری واٹ)<sup>4</sup> اور Blogging the Quran (رابرٹ سپنسر)<sup>5</sup> کی حقوق نسواں پر آراء

منگمری واٹ نے حقوق نسواں کے حوالے سے اپنی قرآن کنٹری اور مضامین میں مختصر بحث کی ہے اسی طرح رابرٹ سپنسر نے بھی اپنی قرآن کنٹری میں خواتین کے حقوق کے بارے میں باقی مستشرقین کی طرح اعتراضات کیے ہیں۔ ولیم منگمری واٹ اسلامی وراثت کے قوانین کے بارے میں قرآنی آیات کی توضیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

“The basic principle of the Islamic law of inheritance is that most of the property of a man or woman must be divided in fixed proportions among the closest relatives. This was a wise provision in the circumstances of the

time—a period of transition from communal to individual property. The rules are complex, and the numerous possibilities are discussed at length in manuals of Islamic law.”<sup>6</sup>

وراشت کے اسلامی قانون کا بنیادی اصول یہ ہے کہ مرد یا عورت کی زیادہ تر جائیداد کو قریب ترین رشتہ داروں میں طے شدہ تناسب میں تقسیم کیا جانا چاہئے۔ یہ وقت کے حالات میں اجتماعی سے انفرادی املاک میں منتقلی کی حکمت عملی تھی۔ یہ قوانین پیچیدہ ہیں اور اسلامی قانون کے دستور العمل میں اس کے متعدد امکانات پر کافی بحث کی جاتی ہے۔

منگمری واٹ خواتین کے حقوق کے بارے میں اپنے ایک انٹرویو میں کہتا ہے:

"جب اسلام کا آغاز ہوا، عورتوں کے حالات خوفناک تھے۔ انہیں ذاتی ملکیت رکھنے کا کوئی حق نہیں تھا، انہیں مرد کی ملکیت سمجھا جاتا تھا، اور اگر مرد مر گیا تو سب کچھ اس کے بیٹوں کے پاس چلا جاتا تھا۔ نبی اکرم (ﷺ) نے جائیداد کی ملکیت، وراشت، تعلیم اور طلاق کے حقوق دیتے ہوئے معاملات کو کافی حد تک بہتر کیا۔ انہوں نے خواتین کو کچھ بنیادی حقوق فراہم کیے۔ ایسے تاریخی تناظر میں نبی (ﷺ) کو ایک ایسی شخصیت کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے جس نے خواتین کے حقوق کی گواہی دی۔"<sup>7</sup>

واٹ رابرٹ اسپنسر جیسے مستشرقین کی آراء کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بہت کچھ اس بات پر بھی منحصر ہے کہ آپ کس طرح کے مسلم معاشرے کو دیکھتے ہیں۔ بہت سے مغربی ممالک کا آج یہ خیال ہے کہ اسلام خواتین کو سب سے زیادہ ظلم میں مبتلا کرتا ہے۔ کچھ معاملات میں ایسا ہو سکتا ہے، لیکن صرف اس وجہ سے کہ وہ عالم اسلام کے کچھ حصوں کو دیکھتے ہیں۔ پاکستان، بنگلہ دیش اور ترکی میں خواتین سربراہ مملکت رہی ہیں۔ لہذا میں نہیں سمجھتا کہ مغربی لوگوں کا تاثر مکمل طور پر درست ہے۔"<sup>8</sup>

ولیم ٹنگمری واٹ خود تسلیم کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کے نتیجے میں خواتین کے حلات میں بہتری آئی ہے۔ لیکن وہ پھر بھی اپنا بغض ظاہر کیے بغیر نہیں رہتا جب وہ خواتین کے بارے میں اپنے ایک مضمون میں کہتا ہے کہ:

"معاشرے کی اس تنظیم نو میں خواتین کی حیثیت میں کچھ تبدیلیاں آئیں، کچھ بہتری کی طرف، لیکن شاید کچھ بدترین حالات کی طرف، حالانکہ واقعتاً ہم نہیں جانتے کہ کثیر شوہری ہیں خواتین کی کارکردگی کیسی ہے۔ تاہم مجموعی طور پر ایسا لگتا ہے کہ ان تبدیلیوں سے خواتین کو فائدہ ہوا۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ تحفظ فراہم کیا گیا۔"<sup>9</sup>

لیکن یہ بات مد نظر رہے کہ مستشرقین کو جس موضوع سے متعلق قرآن حکیم کا ترجمہ پہلے سے طے شدہ مقاصد کے مطابق جس مستشرق کا پسند آتا ہے وہ اسے ہی بنیاد بناتے ہیں جیسا کہ واٹ خواتین کے قرآنی احکامات کے بارے میں پکتھال اور جارج سیل کے ترجمے سے استفادے کے ساتھ ساتھ خود بھی قرآنی آیات کا ترجمہ کرتا ہے جیسا کہ وہ لکھتا ہے کہ "ازدواجی معاملات سے متعلق اہم قرآنی حوالے ذیل میں دئے گئے ہیں۔ ترجمہ میرا اپنا ہے، لیکن زیادہ تر حصہ میں یہ پکتھال اور جارج سیل کے ترجمے کی تشریح پر مبنی ہے۔"<sup>10</sup>

رابرٹ سپنسر حقوق نسواں پر اعتراضات کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "یہ مردوں کو چار بیویوں تک شادی کرنے اور لونڈیوں کے ساتھ بھی جنسی تعلقات رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ قرآن شوہروں کو اپنی نافرمان بیویوں کو پیٹنے کے لئے کہتا ہے۔"<sup>11</sup> وہ لکھتا ہے کہ اسلام میں خواتین ذہانت اور مذہب میں کم تر ہیں۔<sup>12</sup> رابرٹ سپنسر قرآنی تعلیمات طلاق کے بارے میں لکھتے ہیں:

"But woman may not do this. Such easy procedure leads to divorces."<sup>13</sup>

لیکن عورت طلاق نہیں دے سکتی اور اس طرح کا آسان طریقہ کار طلاق کا سبب بنتا ہے۔

وہ مزید لکھتا ہے کہ گواہی دینے میں دو عورتیں ایک مرد کے برابر ہیں۔<sup>14</sup> رابرٹ سپنسر قرآنی تعلیمات گواہی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"According to Islamic law, these four witnesses must be male Muslims; women's testimony is inadmissible

in cases of a sexual nature, even in rape cases in which she is the victim.”<sup>15</sup>

اسلامی قانون کے مطابق یہ چاروں گواہ مرد مسلمان ہونے چاہیے۔ جنسی نوعیت کے معاملات میں بھی خواتین کی گواہی ناقابل قبول ہے، حتیٰ کہ عصمت دری کے معاملات میں بھی جس کا وہ شکار ہے۔

رابرٹ اسپنسر حقوق نسواں کے بارے میں لکھتے ہیں:

“Many Muslims in the West have pointed to this verse as evidence that Islam recognizes the full human dignity of women that doesn’t mean they are equal in dignity, for women are...crooked.”<sup>16</sup>

مغرب کے بہت سے مسلمانوں نے اس آیت کی طرف اشارہ بطور ثبوت کیا ہے کہ اسلام خواتین کے مکمل انسانی وقار کو تسلیم کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ وقار میں برابر ہیں، کیونکہ خواتین ٹیڑھی ہیں۔

رابرٹ اسپنسر قرآنی تعلیمات میراث کے بارے میں لکھتے ہیں:

“V. 11 directs that when an estate is being parceled out, daughters are to receive half the share that sons receive.”<sup>17</sup>

آیت 11 ہدایت دیتی ہے کہ جب کسی املاک کو تقسیم کیا جا رہا ہو تو بیٹیوں کو بیٹے کے مقابلے میں آدھا حصہ ملنا ہوتا ہے۔

### آراء کا تحقیقی، تنقیدی و تقابلی جائزہ

بلاشبہ اسلام میں مرد اور عورت کے درمیان اللہ سے تعلق کے حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ دونوں کو نیک اعمال پر یکساں اجر اور برے اعمال پر یکساں سزا کا وعدہ کیا گیا ہے۔<sup>18</sup> اللہ فرماتا ہے کہ ”اور عورتوں کے لیے مردوں پر وہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر“۔<sup>19</sup> اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے سب سے پہلے خواتین کو عزت و تکریم کا مقام دیا کیونکہ اسلام سے پہلے خواتین کے ساتھ بہت زیادہ امتیازی سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ اسلام نے عورتوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک، عدم مساوات، امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ مرد

اور عورت دونوں کے لیے مکمل ضابطہ اخلاق دیا ہے۔ اسلام کی آمد سے پہلے کافر عرب اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے، اپنے سالانہ میلوں میں کعبہ کے اطراف میں عورتوں کو برہنہ رقص کرایا کرتے تھے اور عورتوں کے ساتھ غلاموں جیسا سلوک کیا کرتے تھے اور عورتوں کو صرف اپنی جنسی تسکین کے لیے استعمال کرتے تھے۔ جس کے پاس کوئی حقوق، وقار، عزت یا مقام نہ ہو۔<sup>20</sup>

اسلام عورتوں پر مردوں کے تسلط کی اجازت نہیں دیتا بلکہ یہ انسانی زندگی کے ہر شعبے میں صنفی مساوات اور مرد اور عورت دونوں کے حقوق کی برابری کو یقینی بنا کر خواتین کے حقوق، وقار، عزت اور مقام کو برقرار رکھتا ہے۔ اسلام میں ایک عورت مکمل طور پر خود مختار ہے جس کی قانونی شخصیت ہے اور جو معاہدہ کرنے کے قابل ہے یا اپنے نام پر وصیت کر سکتی ہے۔ اسے کوئی بھی پیشہ یا کاروبار کرنے کا حق حاصل ہے اور اسے اپنی جائیداد کو مردوں کی طرح تصرف کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ وہ مختلف حیثیتوں میں بطور ماں، بیوی، بہن اور بیٹی کی حیثیت سے وراثت کی حقدار ہے۔ اسے اپنے شوہر کے انتخاب کی مکمل آزادی ہے اور اسے مہر اور کفالت کی بھی اجازت ہے۔ جیسا کہ مردوں کے لیے اسلام کا حکم ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ ہمدردی اور مکمل احترام کے ساتھ پیش آئیں، اسلام میں عورتیں قابل احترام اور محترم ہیں۔<sup>21</sup>

قرآن کریم نے عورت کو وہ مقام دیا ہے جو دنیا کے کسی معاشرے یا مذہب میں نہیں دیا گیا۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانی تاریخ کی ان نامور خواتین کا تذکرہ اور مقام اپنی زبان میں بیان فرمایا<sup>22</sup> جن کا ذکر قیامت تک امت مسلمہ بطور ثواب ان کو پڑھتی رہے گی۔ یہ خواتین کی تقریب و احترام کی بہترین مثال ہے۔<sup>23</sup> اسلام میں بعض اصول و ضوابط اور احکام کے حوالے سے خواتین اور مردوں کے درمیان باہم فرق روا رکھا گیا ہے، جیسے خواتین کی دیت، شہادت، وراثت، حکمران کے عہدے پر فائز ہونا۔<sup>24</sup> بعض فقہانے اس میں عقیقہ اور خواتین کی آزادی کو بھی شامل کیا ہے۔<sup>25</sup> ان احکام میں خواتین کو مردوں کی نسبت نصف پر رکھا گیا ہے، جس میں قدرت کی طرف سے بہت سی حکمتیں مد نظر ہیں۔ لیکن جن لوگوں کی نظر ان امتیازی احکام کی حکمتوں پر نہیں ہوتی، یا وہ اسلام میں ہر صورت کیڑے نکالنے کے درپے ہوتے ہیں، وہ ان پر معترض ہوتے اور اسلام کو ہدف تنقید بناتے ہیں کہ دیکھیں اسلام میں خواتین کو کیسے مردوں کے مقابلے میں کم تر حیثیت دی گئی ہے۔<sup>26</sup> حقیقت میں محمد ﷺ نے تیرہ سو سال پہلے، اسلام کی ماؤں، بیویوں اور بیٹیوں کو اس درجہ اور وقار کی یقین دہانی کرائی جائے جو ابھی تک عام طور پر مغرب کے قوانین کے ذریعہ خواتین کو نہیں دی گئی ہے۔<sup>27</sup>

اسلامی شریعت میں عورت اور مرد کی مساوات کا کوئی تصور نہیں ہے۔ اسلام دینِ عدل ہے دینِ مساوات نہیں ہے اسلام مواقع پر مساوات دیتا ہے لیکن اہلیت کی بنا پر اگر کوئی آگے بڑھ جائے تو مساوات کے نام پر نا انصافی کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے۔ قرآن نے عورت اور مرد دونوں کے حقوق اور فرائض متعین کر دیے ہیں۔<sup>28</sup> مسلمان مرد اور عورتیں احکامِ الہی پر راضی ہوتے ہیں اور یہ ان کے عقیدے کا معاملہ ہے۔ قرآن نے مرد اور عورت کے لئے ان کی خلقت کے مطابق حقوق اور فرائض رکھے ہیں۔ درحقیقت خالق کائنات نے عورت سے پہلے مرد کو پیدا کیا پھر اس سے عورت کو پیدا کیا اس لحاظ سے عورت مرد سے پیدا ہوئی ہے۔ بحیثیت بشر دونوں کی جسمانی ساخت، طبیعت، احساسات، جذبات، دکھ و تکلیف کے انداز، خوشی کا اظہار اور حاجات و ضروریات ملتی جلتی ہیں اور کسی بھی صورت میں عورت اور مرد کا تعصب جائز نہیں ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد دونوں کو آزادی رائے، مساوات، بھائی چارہ، حصولِ عدل اور حصولِ زرق کے برابر مواقع فراہم کیے ہیں۔ مصطفیٰ زید کے بقول رابرٹ اسپنسر نے خواتین سے سلوک کے بارے میں پاک پیغمبر ﷺ کی واضح تعلیمات کے باوجود قرآن پاک کی آیات کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا ہے۔<sup>29</sup> رابرٹ اسپنسر کے ایسے ہی اعتراضات جو قرآنی آیات کو سامنے رکھ کر اٹھائے گئے ہیں ان کا عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں یہاں جائزہ لیا گیا ہے۔

### گواہی

رابرٹ اسپنسر کا اعتراض ہے کہ گواہی کے سلسلے میں عورت کو مرد کے برابر قرار نہیں دیا گیا وہ آیت کریمہ کو بطور دلیل پیش کرتا ہے۔<sup>30</sup> قرآن کریم میں تقریباً آٹھ جگہوں پر گواہی کا ذکر ہے۔<sup>31</sup> جن میں سے سات مقامات پر مرد و عورت میں کوئی تخصیص نہیں کی گئی صرف ایک جگہ مالی معاملات میں مرد و عورت کے درمیان فرق رکھا گیا ہے۔<sup>32</sup> فقہاء کے ہاں بعض معاملات میں خواتین کی گواہی کا اعتبار نہیں کیا گیا، بعض جگہ دو خواتین کی گواہی کو ایک مرد کی گواہی کے برابر قرار دیا گیا ہے، اور بعض معاملات ایسے ہیں جن میں صرف خواتین کی گواہی کو معتبر قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ آیت کریمہ کاروباری لین دین کے تناظر میں نازل ہوئی ہے اور بالعموم بازاروں منڈیوں وغیرہ میں لین دین اور سوداگری مرد حضرات کرتے ہیں اور ہر شخص اپنے دائرہ عمل میں زیادہ مہارت رکھتا ہے۔ کیونکہ خاتون کا دائرہ عمل بالعموم سوداگری نہیں ہیں اس لئے اس کے بھولنے کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے عورت کو جذباتی، ہمدرد اور حساس پیدا کیا ہے۔ جذباتی ہو جانا عورت کی جبلت میں شامل ہے۔ اس لیے فوجداری مقدمات میں عورت کی گواہی آدھی بھی نہیں رکھی گئی ہے جہاں تک عورت کے مخصوص معاملات ہیں تو ان میں عورت کو مرد سے بھی زیادہ اختیارات دیے گئے ہیں، جیسے ولادت، رضاعت وغیرہ

ان امور میں عورت کی گواہی بھی کافی سمجھی گئی ہے۔ لیکن ائمہ اربعہ کے ہاں حدود و قصاص میں خواتین کی گواہی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ علامہ ابن قدامہ نے اس پر اجماع امت نقل کیا ہے۔<sup>33</sup>

ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی لکھتے ہیں کہ "بیشتر فقہاء کا موقف یہ ہے کہ فوجداری معاملات میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔"<sup>34</sup> فوجداری معاملات میں اسلام نے عورت کو گواہی سے رخصت دی ہے کیونکہ وہ خون خرابہ اور قتل و غارت جیسے مناظر دیکھنے کی سکت نہیں رکھتی اور گہرائی سے اس پر نظر رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ علامہ ابو بکر کاسانی نے بیان کیا ہے کہ "حدود اور قصاص میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔"<sup>35</sup> حدود و قصاص میں عورت کو گواہ نہ بنانے میں بھی درحقیقت عورت کی عزت و توقیر کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ کیونکہ مرد و عورت کا دائرہ کار الگ ہے، اس لیے خواتین کے دائرہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو عدالتی معاملات سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ حدود و فوجداری مقدمات میں بالعموم عورت کی گواہی بالکل نہیں لی جاتی اس لئے کہ لڑائی جھگڑا خون خرابہ اور قتل و غارت جیسے واقعات اور ان کے مقدمات عورت کے لیے برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے۔<sup>36</sup>

دوسری قسم کی گواہی مالی لین دین اور تجارتی امور سے متعلق ہے۔ ایسے معاملات میں قرآن نے عورت کی گواہی کو مرد کی گواہی سے آدھا قرار دیا ہے۔<sup>37</sup> مالی معاملات میں اور اس سے ملتے جلتے معاملات میں دو خواتین کی گواہی ایک مرد کے برابر ہونے کے شرعی ضابطے کی مشروعیت کی علت بیان کرتے ہوئے احمد مصطفیٰ المرغنی لکھتے ہیں: "عموماً عورت کا واسطہ اس قسم کے معاملات سے نہیں ہوتا اس لیے ایسے معاملات میں اس کی یادداشت مرد سے کم ہوتی ہے۔ اس کے برعکس گھریلو معاملات میں عورت کی یادداشت مرد سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس زمانے میں بہت سی عورتوں کے مالی معاملات میں مشغول ہونے سے اس حکم کو بدلا نہیں جاسکتا۔ احکام کی بنیاد اکثریت پر ہوتی ہے اور ایسی عورتوں کی تعداد بہر حال قلیل ہی ہوتی ہے۔"<sup>38</sup>

تیسری قسم کی گواہی جس میں عورت اور مرد کی گواہی برابر ہے وہ لعان کا مقدمہ ہے جس میں زوجین کا ایک دوسرے پر الزام ہوتا ہے اور دونوں کی گواہی کو برابر شمار کیا جاتا ہے۔ چوتھی گواہی ان خاص معاملات میں ہے جو خواتین سے متعلق ہوتے ہیں جیسے ولادت، رضاعت اور عورتوں کے خاص معاملات وغیرہ ان میں صرف عورت ہی کی گواہی قابل قبول ہے اور مرد کی گواہی نہیں لی جائے گی۔ ارشاد نبوی ﷺ میں بھی اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ جن معاملات میں مردوں کا عمل دخل نہیں ان میں خواتین کی گواہی مطلقاً جائز ہے: "شهادة النساء جائزة فيما لا يستطیع الرجال النظر الیه۔"<sup>39</sup> "جن معاملات کی طرف مرد نگاہ نہیں کر سکتے عورتوں کی شہادت جائز ہے۔" چنانچہ

نبی کریم ﷺ کے قول و فعل سے معلوم ہوتا ہے کہ نسوانی معاملات میں صرف عورتوں کی گواہی کا اعتبار کیا جائے گا۔

مختصر یہ کہ بعض معاملات جیسے حدود و قصاص میں خواتین کی گواہی کا اعتبار نہیں کیا گیا، بعض جگہ جیسے مالی معاملات میں دو خواتین کی گواہی کو ایک مرد کی گواہی کے برابر قرار دیا گیا ہے، اور بعض معاملات جیسے خواتین کے مسائل میں صرف خواتین کی گواہی کا اعتبار کیا گیا ہے اس میں یہ کہنا کہ اس سے معاشرے میں خواتین کی حیثیت میں کمی کی گئی ہے بالکل ایسا ہی ہے کہ خاص نسوانی معاملات میں مردوں کی گواہی کا مطالبہ کیا جائے۔ رابرٹ اسپنسر جیسے مستشرقین ایک تو قرآن کی آیت کو سمجھ نہیں سکے دوسرا یہ کہ انہوں نے اسلام کے قانون شہادت کا بغور مطالعہ نہیں کیا تا کہ پتہ چل سکے کہ شہادت کی کتنی اقسام ہیں اور کن مقامات پر شہادت کا کیا معیار ہونا چاہیے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ جہاں معاملات کا دائرہ مردوں تک محدود ہے وہاں پر گواہی بھی ان کی معتبر ہے اور جہاں خواتین کا دائرہ کار ہے وہاں مردوں کی گواہی کا کوئی کام نہیں ہے تو وہاں خالصتاً عورتوں کی گواہی کو معتبر مانا گیا۔

### عورت کی وراثت

رابرٹ اسپنسر جو قرآن پاک کی آیت پر اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن نے عورت کو وراثت میں نصف حصہ کا حقدار ٹھہرایا ہے حالانکہ وراثت کے حصے خود قرآن نے مقرر کیے ہیں اور ایک عمومی حکم کے مطابق بیٹے کا حصہ بیٹی سے دو گنا ہے۔ تاہم بعض حالات میں عورت کا حصہ مرد کے برابر ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات عورت مرد کی نسبت زیادہ حصہ لے جاتی ہے جیسے اگر ماں باپ زندہ ہوں اور اولاد اور بیوی بھی ہو تو ماں باپ دونوں کو چھٹا چھٹا حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اور میت کے ماں باپ کا یعنی دونوں میں سے ہر ایک کا تر کے میں چھٹا حصہ"۔<sup>40</sup>

جانشینی سے متعلق اسلام سے پہلے کے رواج متعصب، انتقامی اور غیر معقول تھے اور زیادہ تر معاملات میں انصاف کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔<sup>41</sup> عورتوں کے ساتھ جانبداری کی طرح سلوک کیا جاتا تھا اور وہ وراثت کی حقدار نہیں۔<sup>42</sup> اسلام نے عورتوں کے وراثت کے حقوق کو مغربی ممالک کے مقابلے کئی صدیاں پہلے یقینی بنایا۔<sup>43</sup> وراثت کے اسلامی قانون میں، بارہ حصہ داروں میں سے خواتین کی تعداد آٹھ ہے اور مردوں کی تعداد چار ہے۔<sup>44</sup> لہذا اسلام عورتوں کو مردوں کو زیادہ اہمیت دینے سے گریز نہیں کرتا۔ اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے خواتین کو ان کے وراثت کے حق سے محروم نہیں کیا بلکہ خواتین کے وراثت کے حق کو یقینی بنایا ہے۔

مرد کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خاندان کا کفیل بنایا ہے عورت کے ذمے کسی کا نان نفقہ نہیں ہوتا ہے۔ اسے معاشی ذمہ داریوں سے آزاد رکھا گیا ہے یہاں تک کہ مرد جو ان ہوتا ہے تو والدین کا سہارا بنتا ہے۔ اپنی شادی کے

اخراجات برداشت کرتا ہے چھوٹے بہن بھائی ہوں تو ان کی ذمہ داری ہوتی ہے مہر کی رقم ادا کرتا ہے شادی کے بعد بیوی بچوں کی کفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس عورت پر کسی کا نان نفقہ واجب نہیں وہ معاشی طور پر آسودہ ہو، غنی ہو، تاجر ہو، اچھی آمدن رکھتی ہو اس کے باوجود اس کی ذمہ داری نہیں کہ کسی کا معاشی بوجھ اٹھائے۔ وہ بطور بیٹی والد کی کفالت میں ہوتی ہے بطور بہن بھائی اس کی کفالت کرتا ہے بطور بیوی شوہر پر اس کا خرچہ لازم ہے۔ مہر و صداق کی رقم کی تنہا مالک ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے جو نصف مال وراثت میں ملتا ہے درحقیقت اس مال سے کہیں زیادہ ہے جو مرد کو دیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ مرد تو اسے خرچ کر ڈالے گا عورت کا مال اگر کاروبار میں لگ جائے تو بڑھتا ہی چلا جائے گا اور کسی جگہ وہ مال خرچ کرنے پر مجبور بھی نہیں ہوگی۔ الایہ کے اپنی مرضی سے خرچ کرے۔<sup>45</sup> اس امتیاز کی حکمت بیان کرتے ہوئے امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں: "ان خرج المرأة اقل، لان زوجها ينفق عليها، وخرج الرجل اكثر لانه هو المنفق على زوجته، ومن كان خرج اكثر فنحو الما مال احوج" "عورت کے اخراجات کم ہیں اس کا نان نفقہ اس کے خاوند کے ذمے واجب ہے۔ اس کے مقابلے میں مرد کے اخراجات زیادہ ہیں اس لیے کہ اسے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے اسے مال و دولت کی ضرورت عورت کی نسبت زیادہ ہے۔"<sup>46</sup> وراثت، جائیداد، شادی، اور طلاق کے حوالے سے اسلام میں عورت کی حیثیت دوسرے مذاہب کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔<sup>47</sup> خواتین کے حقوق پر رابرٹ سپنسر کے اعتراضات کے جواب میں اسکالر دیپیکا باسٹ اور عزیزہ احمد لکھتے ہیں کہ سپنسر یہ اعتراف کرنے میں ناکام ہے کہ اسلام ان چند مذاہب میں سے ایک تھا جس نے خواتین کو وراثت کے حقوق عطا کیے تھے۔<sup>48</sup>

### عورت کی دیت

وراثت کی طرح اسلامی شریعت پر عورت کی دیت کے حوالے سے جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ عورت کو آدھی دیت کا حقدار قرار دے کر اس کی توہین کی گئی ہے اگرچہ یہ حکم قرآن میں مذکور نہیں ہے اور نہ ہی منتقدم محدثین نے کوئی ایسی روایت بیان کی ہے جس پر اعتراض کیا جاسکتا ہو۔ البتہ جمہور علماء کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ عورت کی دیت آدھی ہے۔ جہاں تک عورت کی دیت کی بات ہے تو عورت کی دیت کے حوالے سے صحابہ کے دور سے یہ مسئلہ چلا آ رہا ہے کہ عورت کی دیت مرد سے نصف ہے۔ قائلین کی دلیل حضرت معاذ بن جبل کی حدیث ہے کہ "دیت المرأة علی النصف من دیت الرجل۔"<sup>49</sup> "عورت کی دیت مرد سے نصف ہے۔" اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی دیت مرد سے نصف ہے۔ اس کے برعکس بعض فقہاء کے ہاں مرد اور عورت کی دیت برابر ہے۔ چنانچہ عصر حاضر کے فقہاء میں دیت کی مساوات کے سب سے پہلے قائل شیخ محمد عبدہ تھے۔ شیخ محمد

شلتوت<sup>50</sup>، ابو زہرہ اور امام غزالی نے ان کی پیروی کی ہے۔<sup>51</sup> الغرض دیت کے حوالے سے فقہاء میں اختلاف رہا ہے۔ بعض فقہاء مرد و عورت کی دیت میں برابری کے قائل ہیں، اور بعض کے ہاں عورت کی دیت مرد سے نصف ہے اور اس کی عقلی دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ دیت کے لاگو کرنے میں حکمت دراصل مقتول کے چلے جانے کی وجہ سے جو لواحقین کو مالی نقصان پہنچا ہے، اس کے ازالے کی کوشش کی گئی ہے اور میراث اور دیت میں حکمت پسماندگان کو مالی منفعت دینا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خواتین پر مردوں کی نسبت کسی قسم کی معاشی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ہیں اس لیے اس کی دیت مرد سے نصف رکھی گئی ہے۔

### عورتوں کو سزا

سپنسر قرآن کو مورد الزام ٹھہراتا ہے کہ اسلام عورتوں کو سزا دینے کی ترغیب دیتا ہے حالانکہ پوری آیت<sup>52</sup> کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے صالح اور وفا شعار نیک خواتین کی تعریف فرمائی اور پھر ایسی خواتین کا تذکرہ ہے جو سرکشی پر اتر آئیں اور ان کو نصیحت بھی کام نہ آئے پھر ان کو علیحدہ رکھنے سے بھی مسئلہ حل نہ ہو تو اس کے بعد ایسی سزا دی جائے جو غیر مبرح ہو یعنی اس میں سزا کا عنصر شامل نہ ہو۔ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس پر تدریج کے ساتھ عمل ہو گا پہلے نصیحت، پھر ہجر، پھر سرزنش، پھر ہلکی سزا اور باز آجانے کی صورت میں اس کے ساتھ احسان کرنا ہو گا۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں ہر عورت سرکش نہیں ہوتی یا خود سر نہیں ہوتی بلکہ شاید ہزار میں سے ایک عورت ایسی ہوگی جس کے شوہر کے ساتھ نزاع کی کیفیت اس حد تک پہنچے کہ مار پٹائی کی نوبت آجائے۔ اب اس بات کی بنیاد بنا کر آیات قرآنی پر اعتراض کرنا اسلام دشمنی ہے۔

اس آیت میں مذکور ضرب کا مقصد غصہ بجھانا نہیں بلکہ اصلاح اور علاج ہے اور پھر جس کو سزا دی جا رہی ہے وہ سرکش ہے۔ اس کو نصیحت کام آئی نہ علیحدگی تو پھر ہلکی سزا محض اس لیے دی گئی تاکہ طلاق جیسی مصیبت سے بچا جاسکے۔ سپنسر نے ایک اعتراض یہ بھی کیا ہے کہ مرد کو حق طلاق دے کر عورت اور مرد کی مساوات ختم کر دی گئی ہے اور مرد جس طرح چاہتا ہے عورت کو ذلیل کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ طلاق کا نظام اسلام سے پہلے بھی رائج تھا۔ تمام مذاہب میں طلاق کا بے مہار سلسلہ چلتا تھا۔ اسلام نے طلاق کو مربوط و منظم اور قواعد و ضوابط کا پابند کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں مسواک یا اس جیسی کسی چیز سے مارا جائے۔ حضرت حسن بصری کا ارشاد ہے کہ ایسی مار جس سے بدن پر نشان نہ پڑے۔<sup>53</sup> اس سے ہٹ کر وحشیانہ طریقہ سے اگر کوئی شخص عورت کی مار پیٹ شروع کر دے تو اسلامی قانون اس کے خلاف حرکت میں آجائے گا۔<sup>54</sup> امام نووی فرماتے ہیں کہ شریعت نے جس حد کے اندر عورت کو مارنے کی اجازت دی ہے اس سے بھی اگر عورت انتقال کر

جائے تو (اسے قتل خطا سمجھا جائے گا) شوہر کے عاقلہ (خاندان والوں) پر دیت واجب ہو جائے گی اور قتل خطا کا کفارہ تنہا شوہر کو ادا کرنا ہو گا۔<sup>55</sup>

### حق طلاق

جہاں تک رابرٹ سپنسر کے اس اعتراض کا تعلق ہے کہ اسلام میں مرد کو طلاق کا حق دیا گیا ہے اور عورت کو اس سے محروم رکھا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام کا عائلی نظام تمام اصول و عقائد کی وضاحت کرتا ہے لیکن کسی خطہ زمیں پر اس پر درست عمل نہ کرنا وہاں کے مسلمانوں کی کمزوری ہے طلاق دراصل بیماری کا آخری علاج ہے جس کے لیے دیگر تمام علاج ناکام ہو جائیں تو آخری علاج کے طور پر رشتہ ازدواجیت ختم کیا جاتا ہے۔<sup>56</sup>

جہاں تک مرد کے اختیار طلاق کا تعلق ہے تو جب مرد طلاق دیتا ہے تو اس پر مالی ذمہ داریاں بھی پڑتی ہیں وہ عورت کو عدت کا نان نفقہ دینے کا پابند ہے۔ حاملہ ہونے کی صورت میں مزید اخراجات دینا ہوتے ہیں مہر کی رقم بھی عورت کے پاس رہتی ہے اگر عورت کی طرف سے کوئی زیادتی نہ ہو اور عورت کی طرف سے طلاق کا مطالبہ ہو تو عدالت کے ذریعہ سے علیحدگی ہو جاتی ہے اگر شوہر کی طرف سے کوئی زیادتی ہو تو عدالت اس کا تدارک کرتی ہے اور عورت علیحدگی ہی اختیار کرنا چاہے تو اس کو بذریعہ قاضیاختیار مل جاتا ہے۔<sup>57</sup> اس لحاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ طلاق کا حق تو مرد کے پاس ہوتا ہے لیکن عورت خلع کے ذریعہ سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک طلاق دینا اسی کا حق ہے جس نے نکاح کیا ہے۔"<sup>58</sup>

مرد چونکہ مہر مؤجل، نفقہ، اجرت مالی، بچوں کی پرورش وغیرہ کے اخراجات کا ذمہ دار ہوتا ہے اس لیے اس کو اختیار دیا جاتا ہے کہ ان نقصانات کو پیش نظر رکھ کر طلاق دینے یا نہ دینے کا فیصلہ کریں۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق مرد اور عورت کا جوڑا اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ دونوں ایک دوسرے سے سکون حاصل کریں۔<sup>59</sup> یہ جوڑا اس لیے نہیں بنایا گیا کہ وہ ایک دوسرے کو طلاق دے کر فارغ ہو جائیں۔ طلاق وہ انتہائی عمل ہے جو اسی وقت بروئے کار لایا جانا چاہیے جس کے بغیر اور راستہ نہ بچے۔ اس لحاظ سے شریعت اسلامی کو امتیاز حاصل ہے کہ اس نے انسان کے لئے ایسے مسائل کے حل کا بھی خیال رکھا ہے جن کی کبھی کبھار صرف کسی ناسور کو کاٹنے کے لئے ضرورت پڑ سکتی ہے۔

### مرد کی سرپرستی

قرآن حکیم پر ایک اعتراض یہ ہے کہ اس میں مرد کو قوام بنادیا گیا ہے اور یہ عورت کی مساوات کے منافی ہے۔ درحقیقت ایک کنبہ معاشرے کی اکائی اور پہلا ادارہ ہے اس لحاظ سے قرآن نے مدنی اور معاشرتی زندگی کی اکائی

کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے احکام دیے ہیں۔ اس دنیا میں کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جس کا کوئی سربراہ نہ ہو اور وہ کامیاب ادارہ ثابت ہو سکے یا ایک ادارہ کے دوسرے سربراہ ہوں اور وہ کامیاب ہو سکے۔ اس لحاظ سے میاں بیوی اور بچوں پر مشتمل یہ ادارہ بھی اپنے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ایک سربراہ کا محتاج ہوتا ہے اب اگر دوسرے سربراہ ہوں تو یہ ادارہ تباہ ہو جائے گا۔<sup>60</sup> ازدواجی زندگی ایک سربراہ کا تقاضا کرتی ہے تاکہ جب کوئی بھی اختلاف رائے پیدا ہو تو ہر ایک اپنی مرضی نہ کرتا پھر یہ کہ خاندان کا شیرازہ ہی بکھر جائے اس سربراہی کے لیے مرد ہی زیادہ حقدار ہے۔

اسی نقطہ کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ محمد قطب کہتے ہیں کہ "مرد اپنی غیر جذباتی اور فکری طبیعت ہونے کے ناطے کشمکش اور نزاع کے وقت اپنے اعصاب پر قابو رکھتا ہے اور نتائج و عواقب پر نظر رکھتا ہے اس لحاظ سے گھر کی سربراہی کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اس آیت الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضہ علی بعض وبما انفقوا من أموالہم۔<sup>61</sup> میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو قوام بنا کر ان پر ذمہ داری بھی ڈال دی ہے کہ نان نفقہ ان کے ذمہ ہے۔ نظام چلانا ان کی ذمہ داری ہے۔ عورت پر، اس کی اولاد پر اور دیگر مواقع پر اخراجات کا ذمہ دار بھی مرد ہے۔ عائشہ روحن کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ان سے اچھے انداز سے مخاطب ہونا، اچھا سلوک کرنا اور جیسے تم ان سے رویہ کی امید رکھتے ہو اس طرح کا رویہ ان سے بھی رکھنا۔ جبکہ کچھ مفسرین نے اس سے نان نفقہ، رہائش، اچھا سلوک، اچھی گفتگو اور خوش اخلاقی مراد لی ہے۔<sup>62</sup>

### معاملات میں فرق کی حکمتیں

مرد و خواتین کے مابین ذکر کردہ معاملات میں فرق کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے ابن قیم لکھتے ہیں کہ "باری تعالیٰ نے جسمانی عبادات اور حدود میں مرد اور عورت کو برابر قرار دیا ہے، جبکہ دیت، گواہی، میراث اور عقیقہ میں اسے مرد سے نصف حصے پر رکھا ہے۔ اس میں بھی شریعت کی حکمت و لطافت پوشیدہ ہے۔ کیونکہ جسمانی عبادات اور عقوبات کی مصالح میں مرد اور عورتیں مشترک ہیں، دونوں کی ضروریات ایک جیسی ہیں لہذا ان میں تفریق کرنا مناسب نہیں تھا۔ ہاں! بعض ایسے امور ہیں جن میں تفریق زیادہ مناسب لگتی ہے، جیسے نماز جمعہ اور باجماعت نماز۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر توجہ اور نماز باجماعت فرض قرار دی ہے، لیکن عورتوں کو مردوں کے ساتھ عدم اختلاط اور زیادہ گھر سے نہ نکلنے کی وجہ سے اس سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ لیکن طہارت، روزہ، حج، اور زکوٰۃ کے حوالے سے ایک جیسی مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے مردوں اور عورتوں کو اس میں برابر رکھا گیا ہے۔ گواہی کے سلسلے میں عورت کی گواہی کو مرد کی گواہی کا نصف قرار دیا گیا ہے، اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ عورت مرد کی نسبت کم عقل اور کمزور حافظے والی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے مردوں کو فہم و فراست، عقل

ودانش اور حافظہ میں عورتوں پر فضیلت بخشی ہے اگر عورت کی گواہی کو قطعی طور پر ناقابل قبول قرار دے دیا جاتا، تو اس سے بے شمار حقوق ضائع ہو جاتے اور عورت معاشرے کا عضو معطل بن کر رہ جاتی۔ لہذا قرین قیاس اور عقل کے قریب امر یہی تھا کہ عورت کی گواہی قبول کرنے میں اس کے ساتھ اسی کی جنس سے ایک اور عورت کو شریک کر لیا جائے تاکہ ایک کے بھولنے کی صورت میں دوسری عورت اس کو یاد دلا سکے اور دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے قائم مقام بن جائے، اور ان دونوں کی گواہی سے علم یا ظن غالب حاصل ہو سکے، جو ایک مرد کی گواہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح دیت کا معاملہ ہے کہ مرد کی نسبت عورت قلیل النفع ہوتی ہے اور دینی مناصب، ریاستی ذمہ داریاں، دفاع جان و مال، زمین کی آباد کاری، جہاد، ضروری مصالح اور دین و دنیا کی حفاظت جیسے امور سرانجام نہیں دے سکتی۔ لہذا ان امور میں عورت کی قیمت (دیت) مرد کے برابر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ شارع کی حکمت کا تقاضا تھا کہ ان امور میں عورت کی دیت مرد کے مقابلے میں آدھی ہوتی۔ اسی طرح میراث میں بھی عورت کا حصہ آدھا ہونے کی حکمت بھی واضح ہے کہ مرد عورت کی نسبت مال کا زیادہ محتاج ہوتا ہے کیونکہ مرد عورتوں پر نگران ہیں اور مرد عورت کی نسبت میت کی زندگی میں اس کے لیے زیادہ نفع مند ہوتا ہے، لہذا وہ زیادہ وراثت لینے کا بھی حق دار ہے ویسے بھی والدین بیٹے کی نعمت پر زیادہ خوش ہوتے ہیں اور زیادہ شکر ادا کرتے ہیں۔ جب نعمت زیادہ ہو تو اس کا شکرانہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔<sup>63</sup>

#### حاصل بحث

قرآنی آیات سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عورت اور مرد میں مساوات ہے بلکہ قرآن نے مرد کو عورت کا نگران بنایا ہے۔ احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ نگرانی اور سرپرستی کی شرائط ہیں جن کو پورا کرنا مرد پر لازم ہے۔ منگھری واٹ نے اپنی کنٹری میں اس موضوع پر بہت کم بحث کی ہے۔ وہ اسلام کی طرف سے خواتین کو دیئے گئے حقوق کو تسلیم بھی کرتا ہے اور اس کا رویہ بھی معتدل ہے۔ جبکہ رابرٹ سپنسر کے تنقیدی موضوعات میں سے یہ اہم ترین ہے اور اس نے ایک پورا رسالہ بھی اسی موضوع پر لکھا ہے جس میں تعلیمات ربانی کی غلط توجیح کرنے کی کوشش کی ہے۔<sup>64</sup> لیکن اس کی تمام توجیحات غلط فہمی اور نفرت و بعض پر مبنی ہیں اور خواتین کو عطا کیے گئے حقوق کو مسلم و غیر مسلم اسکا لرزنے بھی تسلیم کیا ہے۔ اسلام ایک مکمل اور جامع ضابطہ حیات ہے جو گوارہ سے قبر تک انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت دونوں کو عبادت و ریاضت اور معاشرے میں الگ الگ کردار ادا کرنے کے لیے پیدا کیا ہے لیکن ان کے درمیان اخلاق کے علاوہ کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں مردوں کی طرح خواتین کے حقوق کی ضمانت دی ہے۔ یہ صرف مذہبی ہے جو مرد اور عورت میں امتیاز نہیں

کرتا۔ یہ عورتوں پر مردوں کے تسلط کی بھی اجازت نہیں دیتا اسلام خواتین پر کوئی مالی ذمہ داری عائد نہیں کرتا بلکہ اس کے مہر، نفقہ اور وراثت کے حق کو یقینی بناتا ہے۔ اسلام میں اسے کسی بھی سماجی اور معاشی سرگرمیوں اور یہاں تک کہ سیاست میں بھی شامل ہونے کی آزادی ہے۔

1 Muhammad Jalaluddin Umri, Musalman Aurat Ke Huqooq Aur Un Par Etirazat Ka Jaiza (Karachi: Islamic Research Academy, 2015), 40.

2 Umri, Musalman Aurat, 41.

3 Umri, Musalman Aurat, 42.

4 Dr. William Montgomery Watt is a famous Scottish Orientalist and Islamic Scholar. He was born in 1909. He got his higher education from Edinburgh and Oxford Universities. The last Orientalist died in 2006. He wrote many books and articles on Islam, Quran and life of the Prophet Muhammad. He also wrote a commentary of the Quran "Companion to the Quran" along with his other books on the Quran.

5 Robert Spencer is an American anti-Islamic writer. He was born in 1962 and has a background in Catholic Christianity. He got his Master Degree from University of Chapal Hill. He is a Director of the website Jihad Watch. He has published more than twenty books on Islam, Quran and other themes. His two books have been the New York Times best seller books. He also wrote a Quran commentary, "Blogging the Quran". He has planned to publish his new Quran commentary, "The Critical Quran: The key Islamic commentary and Contemporary Historical Research" in November 2021

6 W.MontgomeryWatt, Companion to the Qur'an: Based on the Arberry Translation (London: George Allen & Unwin Ltd., 1967), 62.

7 Bashir Maan, Alastair McIntosh, Interview: William Montgomery Watt, Online . Accessed October 10, 2019. [http://www.alastairmcintosh.com/articles/2000\\_watt.htm](http://www.alastairmcintosh.com/articles/2000_watt.htm)

8 Watt, Interview.

9 W.Montgomery Watt, "Women in the Earliest Islam." Studia Missionalia 40, (1991):165.

- 10 Watt, "Women in the Earliest Islam," 170.
- 11 <http://www.jihadwatch.org/archives/016518>.
- 12 Moustafa Zayed, The Lies about Muhammad: How you were Deceived into Islamophobia (Washington: Create Space Independent Publishing Platform, 2010), 341.
- 13 Spencer, Robert. "Bloggng the Quran." Accessed November 4, 2013. <http://www.jihadwatch.org>.
- 14 Spencer, Bloggng, 19.
- 15 Spencer, Bloggng, 29.
- 16 Spencer, Bloggng, 28.
- 17 Spencer, Bloggng, 29.
- 18 M.Patoari, "The Rights of Women in Islam and Some Misconceptions: An Analysis from Bangladesh Perspective", Beijing Law Review, no. 10 (2019), 1215.
- 20 A. R. Doi, Women in Shari'ah (Kula Lumpur: A. S. Noordeen, 2019), 21.
- 21 I. J. Mohammad & C. Lehmann, "Women's Rights in Islam Regarding Marriage and Divorce", Journal of Law and Practice, no.4 (2011):12.
- 22 At-Taḥrīm 11:12.
- 23 Tahir Siddique and Shehzad Channa "Aurat k Maqam Islam main" , Ma'arif Mujalae Tehqeeq 14, Issue 2 (2017): 84.
- 24 Dr. Mustafa Al-Seba'i, Al-Mara'at Banal Fiqe Wal Qanoon (Beirut: Al-Muktab Al-Islami, 1999), 27.
- 25 Muhammad ibn Abi Bakr ibn al-Qayyim al-Jawziyyah, al-Tareeq al-Hakamiyyah (Cairo: Maktaba Dar-Rul-Bayan, n.d), 126.
- 26 Hafiza Basira Hameed and Dr. Abdul Hassan Shabbir Ahmed, " Issue of Discrimination between Men and Women in Islam: A Study of the Wisdom behind Islamic Principles," Al-Qamar 3, Issue 2 (2020): 29.
- 27 Pierre Crabbites, Things Muhammad did for woman, The Islamic Review 37, (1949):54.

- 28 Siddique and Channa "Aurat k Maqam Islam main", 84.
- 29 Zayed, The Lies about Muhammad, 312.
- 30 Al-Baqarah 2:282.
- 31 See: Al-Baqarah 2: 282; An-Nisa 4: 6,15; Al-Ma'ida 5: 106,107; Al-Noor 24: 4,6,9; at-talāq 65: 2.
- 32 Al-Baqarah 2:282.
- 33 Abdullah bin Ahmad Ibn Qudaamah, Al-Mughni (Cairo: Maktab al-Cairo, 1968), 10: 130.
- 34 Dr. Mustafa Al-Suba'i, al maraya bain al fiqh al qanoon (Beirut: Al Maktab-Al-Islami, 1999), 1:28.
- 35 Alaa al-Din bin Abu Bakr bin Masoud bin Ahmad al-Hanafi al-Kasani, Badaa' al-Sana'i (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyya, 1406 AH), 6:281.
- 36 Hameed and Shabeer, " Issue of Discrimination", 29.
- 37 Al-Baqarah 2:282.
- 38 Ahmad Muṣṭafa Al-Marāghī, Tafseer Almraagi (Cairo: Maktaba Alriaz, 1361H), 18:59.
- 39 Jamal al-Din Abdullah ibn Yusuf al-Zaila'i, Nasab al-Raya la Hadeeth al-Hidaya (Beirut: Mosusa Al-Rayyan Foundation, 1997), 4:80.
- 40 An-Nisa 4:11.
- 41 S. Rahman Akter, & M. J. H. Dolon, Muslim Law (Dhaka: Hira Publication, 2012), 24.
- 42 S. K. Rashid, Muslim Law ( Lucknow: Eastern Book Company, (2004), 72.
- 43 Jeri Altneu Sechzer, "Islam and Women: Where Tradition Meets Modernity": History and Interpretations of Islamic Women's Status, Sex Roles 51, no.5 (2004), 270.  
<https://doi.org/10.1023/B:SERS.0000046610.16101.e0>
- 44 M. E. Haque, Islamic Law of Inheritance (Dhaka: London College of Legal Studies, 2009), 24.
- 45 Umri, Musalman Aurat, 169.

- 46 Abu Abdullah Muhammad ibn Umar Fakhr-ud-Din al-Razi, Mufatih al-Ghayb (Beirut: Dar al-Ahya al-Tarath al-Arabi, 1420 AH), 9:511.
- 47 Prof. Muhammad Imran, Distortions about Islam in the West (Karachi: Islamic research and publication Bureau, 1402H), 166.
- 48 Deepika Bains and Aziza Ahmed, "Inspiring Intolerance: The Truth About Robert Spencer: A Review of The Truth About Muhammad. Founder of the World's Most Intolerant Religion", Asian American Journal 14, no.235 (2007):239.
- 49 Al-Bayhaqi, Al-Sunan Al-Kubra, Kitab Al-Diyat, Bab Ma Jaa Fi Diyat Al-Maraat, Hadith No. 16305.
- 50 Mahmoud Shaltout, Al-Islam Aqeeda wa Shariah (Cairo: Dar al-Shuroq, 2001), 236.
- 51 Wasfi Ashour Abu Zaid, Musharakat al-Maraat fi al-Amal al-Aam, trans. Elias Noman Nadvi (New Delhi: Efa Publications, n.d), 127.
- 52 An-Nisa 4:34.
- 53 Muhammad ibn Jarir. Jami 'al-Bayaan fi Tawil al-Quran (Beirut: Dar al-Fikr, 2005), 5:41-42.
- 54 Umri, Musalman Aurat , 115.
- 55 Yahya bin Sharaf Nawawi, Sharah Sahih Muslim (Cairo: Dar al-Ryan al-Al-Turas, 1987), 21:397.
- 56 Siddique and Channa "Aurat k Maqam Islam main", 98.
- 57 Muhammad Rashid Reza, Tafsir Al-Mannar (Beirut: Al-Bariyat Misr Al-Aam Kitab, 1990), 29:2.
- 58 Abu Abdullah Muhammad ibn Yazid Ibn Majah, Sunnan (Beirut: Dar Al-Kitab Al-Alamiya, 1419 AH ).Hadith No. 2081.
- 59 Ar-Rum 30:21.
- 60 Syed Mohammad Qutb, Shabhat Hawul Islam, trans. Mohammad Saleem (Lahore: Al-Badr Publications, 2010), 34.
- 61 An-Nisa 4:34.

---

62 Jarullah Za Mukhshri, Tafsir-e-Kashaf (Egypt: Mataba Mustafa Al-Babi Al-Halabi Press, 1973), Surah An-Nisa ' Ayah 1.

63 Muhammad ibn Abi Bakr ibn al-Qayyim al-Jawziyyah, A'laam al-Muqa'een (Beirut: Dar al-Kitab al-'Ulamiah, 1991), 2: 115.

64 Robert Spencer and Phyllis Chesler, The Violent Oppression Of Women In Islam (Los Angeles, David Horowitz Freedom Center, 2007).